ساؤ وجیا @ببیبی
بنام
اسٹیٹ آف مہاراشٹرا

3 ستمبر 2003

[ڈوریسوامی راجو اور اریجیت پاسیات، جسٹسز]

فوجداری قانون:

تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعات 201 - کے اجزاء - کے تحت مجرم قرار - برقرار رکھنے کی اہلیت - اپیل کنندہ کے بھائی نے اپنی بیوی کو جلانے کے دوران جب اپیل کنندہ دوسرے کمرے میں سو رہا تھا - منعقد، مجرم کی اسکریننگ کا ارادہ ملزم کا بنیادی اور واحد مقصد ہونا چاہیے - اپیل کنندہ کو جرم کے ارتکاب کے علم سے منسوب کر کے دفعات 201 کے اطلاق میں لانے کے لیے کوئی مواد نہیں ہے - مجرم قرار کو الگ کر دیا گیا - دفعات 302؛ 304 بی اور 498 اے۔

اپیل کنندہ کے بھائی کی شادی متوفی سے ہوئی تھی۔ شادی کے مختصر عرصے کے اندر، متوفی کو جلا کر ہلاک کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ پر اس کے بھائی کے ساتھ مجموعہِ تعزیراتِ ہند کی دفعات 302، 304 بی، 498 اے اور 201 کے تحت قابل سزا جرائم کا الزام عائد کیا گیا۔ اپیل کنندہ کو ایڈیشنل سیشن جج نے آئی پی سی کی دفعہ 201 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا اور اسے دیگر جرائم سے بری کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل مسترد کر دی گئی۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے، یہ دعوی کیا گیا کہ دفعہ 201 آئی پی سی کے اجزاء موجود نہیں ہیں؛ چونکہ موت جلانے سے ہوئی تھی، لہذا شواہد کو غائب کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے؛ کہ اپیل کنندہ کے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم سے متعلق بری ہونے کے پیش نظر، متوفی کے قتل میں اس کا کوئی کردار نہیں تھا اور لہذا مجرم قرار نا قابل

برداشت تھی۔

ریاست کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اگر کسی ملزم کو آئی پی سی کی دفعہ 302 سے متعلق جرم سے بری بھی کر دیا جائے تو بھی آئی پی سی کی دفعہ 201 کے تحت مجرم قرار جائز ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد:.1.1 آئی پی سی کی دفعہ 201 کے مطابق ملزم کا مجرم کی جانچ کرنے کا ارادہ ہونا چاہیے۔دوسرے الفاظ میں، مجرم کی جانچ پڑتال کا ارادہ ملزم کا بنیادی اور واحد مقصد ہونا چاہیے۔یہ حقیقت کہ چھپانے کا یہ اثر ہونے کا امکان تھا کافی نہیں ہے، کیونکہ دفعہ 201 ارادے کو محض امکان سے الگ بتاتا ہے۔[344-بی،سی]

1.2۔دفعہ 201 کے تحت جرم کے اجزاء یہ ہیں-(i) کہ کوئی جرم کیا گیا ہے،(ii) کہ ملزم کو اس طرح کے جرم کے ارتکاب کے بارے میں معلوم تھا یا اس پر یقین کرنے کی وجہ تھی،iii) کہ اس طرح کے علم یا عقیدے کے ساتھ اس نے-(a) اس جرم کے ارتکاب کا کوئی ثبوت غائب کر دیا، یا(b) اس جرم سے متعلق کوئی ایسی معلومات دی جسے وہ اس وقت جانتا تھا یا جس پر اسے یقین تھا کہ وہ غلط ہے۔(iv) کہ اس نے مجرم کو قانونی سزا سے چھانٹنے کے ارادے سے جیسا کہ اوپر کہا گیا تھا ایسا کیا۔ان قانونی اصولوں کو حقیقت پسندانہ منظرنامے پر لاگو کرنے پر یہ واضح ہے کہ استغاثہ نے ضروری اجزاء کو قائم نہیں کیا ہے۔[344-ای-ایچ]

2.1۔اگرچہ یہ قانونی اصول کہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم کے حوالے سے بری ہونے کے باوجود، کسی دیئے گئے معاملے میں دفعہ 201 کے تحت مجرم قرار قابل قبول ہے، متدعو یہ نہیں ہو سکتا، موجودہ معاملے میں اس حقیقت کے علاوہ کہ اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 سے متعلق الزامات سے بری کر دیا گیا ہے، اس جرم کے ارتکاب کے علم کو اس سے منسوب کر کے دفعہ 201 کے اطلاق میں لانے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے۔لہذا، اپیل کنندہ کی مجرم قرار کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔[345-بی-ڈی]

وی۔آئی ٹریسا بنام اسٹیٹ آف کیرالہ،[2001]3 ایس سی سی 549،حوالہ دیا گیا۔

2.2۔ بنائے گئے الزامات شواہد کو غائب کرنے کے تھے۔ اگرچہ کسی دیئے گئے معاملے میں عیب دار الزام فوجداری ضابطہ 1908 کی دفعہ 464 کے لحاظ سے مقدمے کی سماعت کو خراب نہیں کرتا ہے، جہاں غلطی اہم ہے اور یہاں تک کہ الزامات کا مواد استغاثہ کے ذریعہ قائم کرنے کی کوشش سے بالکل مختلف ہے اور دوسرے ملزم کے ذریعہ جرم کے ارتکاب کے علم کو منسوب کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں ہے جو ملزم کو بری کرنے کا ایک اضافی عنصر ہو سکتا ہے۔[345-سی-ڈی]

فوجداری اپیل کا عدالتی دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 901 آف 1996۔

1992 کے فوجداری اے نمبر 362 اور 394 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 26.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے یو آر للت اور اے کے سنگھی۔

مدعا علیہ کے لیے رویندر کیشو راؤ کے لیے مکیش کے گری کا اشتہار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

ارجیت پاسیات، جسٹس۔ اپیلنٹ وجے کو اپنے بھائی نیپال چندر کے ساتھ مجموعہِ تعزیراتِ ہند 1860 (مختصر طور پر 'آئی پی سی') کی دفعات 302، 304-بی، 498-اے اور 201 کے تحت قابل سزا جرائم کے مبینہ ارتکاب کے لیے مقدمے کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسرے ایڈیشنل سیشن جج، بھنڈارا نے اپیل کنندہ کو دفعہ 302، 304-بی، 498-اے سے متعلق جرائم سے بری کر دیا، لیکن اسے دفعہ 201 آئی پی سی کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا اور اسے پانچ سال کے لیے آر آئی کی سزا سنائی۔ اس کے بھائی (جسے اس کے بعد 'ملزم نمبر 1 یا اے-1' کے طور پر بیان کیا گیا ہے) کو آئی پی سی کی دفعات 302 اور 201 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم پایا گیا اور اسے بالترتیب عمر قید اور پانچ سال قید کی سزا سنائی گئی۔ بمبئی کی عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر، ناگپور کی بنچ نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیلوں پر کارروائی کی (جسے اس کے بعد 'ملزم نمبر 2 یا اے-2' کے طور پر بیان کیا گیا ہے)۔ دونوں

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔ہمیں بتایا گیا ہے کہ اے-1 کی طرف سے دائر ایس ایل پی کو بھی اس عدالت نے مسترد کر دیا ہے۔

وہ الزامات جن کی وجہ سے دونوں ملزم اپیل گزاروں کے خلاف مقدمہ چلا، بنیادی طور پر درج ذیل ہیں:

اوشا (اس کے بعد 'متوفی' کے طور پر بیان کیا گیا ہے) کی شادی 16.5.1989 پر A-1 سے ہوئی تھی۔وہ 18.5.1989 پر اپنے والدین کے گھر آئی اور 4.6.1989 تک وہیں رہی۔اس کے بعد متوفی کو اے-1 کے گھر لایا گیا۔24.6.1989 پر متوفی کے والد کو معلوم ہوا کہ اسے جلا کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔اگر چہ اے-1 نے بتایا کہ یہ معاملہ خودکشی کا تھا۔متوفی کے والد کو اس پر یقین نہیں آیا اور انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔تفتیش شروع کی گئی اور دونوں ملزم-اپیل گزاروں پر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، جرائم کے الزام میں فرد جُرم پیش کی گئی۔اس موقع پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ A-2 15.5.1989 پر شادی پر دیا گیا تھا اور وہ اپنے بھائی A-1 کے گھر آئی تھی۔اس کے بعد استغاثہ نے یہ مواد ریکارڈ پر لایا کہ متوفی اور اے-1 ایک کمرے میں سو رہے تھے اور فارمر کی لاش باورچی خانے میں ملی۔ٹرائل کورٹ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ واقعے کے فوراً بعد اے-1 اور اے-2 دونوں کے ذریعے ادا کیا گیا حصہ، اور یہ غلط معلومات دیتے ہوئے کہ متوفی نے خودکشی کی تھی، واضح طور پر ثابت ہوا کہ دونوں مجرم تھے۔انہوں نے فوری طور پر پولیس کے ساتھ ساتھ متوفی کے والدین اور دیگر رشتہ داروں کو بعد میں واقعے کے بارے میں غلط معلومات بھی دیں اور اس سے آئی پی سی کی دفعہ 201 متاثر ہوئی۔مزید یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ دونوں ملزموں نے شواہد کو غائب کرنے میں فعال طور پر حصہ لیا، یہ جانتے ہوئے کہ متوفی کا قتل کیا گیا ہے، تاکہ خود کو قانونی سزا سے بچایا جا سکے۔انہوں نے اس طرح پیش کرنے کی کوشش کی جیسے کوئی خودکشی ہو۔اس نے جہاں تک اے-1 کے کردار کا تعلق ہے، شواہد کا تفصیل سے تجزیہ کیا۔اپیل میں، بدقسمتی سے، عدالت عالیہ نے آئی پی سی کی دفعہ 201 کو خاص طور پر نہیں نمٹا اور یہاں تک کہ شواہد پر بھی بحث نہیں کی اور اس نتیجے پر پہنچی کہ چونکہ دونوں ملزم گھر میں متعلقہ وقت پر موجود تھے، اس لیے شواہد کا غائب ہونا دونوں ملزموں کا عمل ہے۔اس مشاہدے کے ساتھ اپیل کنندہ اے-2 کی اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کی حمایت میں فاضل وکیل مسٹر یو آر للت نے کہا کہ آئی پی سی کی دفعہ 201 کے اجزاء موجود نہیں ہیں۔جیسا کہ الزام تیار کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے مذکورہ جرم (اشا بائی کا قتل) کے کچھ شواہد کو غائب کر دیا ہے۔اس کے مطابق دفعہ 201 دو حصوں پر مشتمل ہے یعنی (1) ثبوت کو غائب کرنا؛ (2) اسکرین مجرم کو غلط معلومات دینا۔

مانا جاتا ہے کہ اے-2 ایک مختلف کمرے میں سو رہا تھا۔ چونکہ موت جلانے سے ہوئی تھی، اس لیے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم سے متعلق اس کی بری ہونے کے پیش نظر شواہد کو غائب کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ متوفی کے قتل میں اے-2 کا کوئی کردار نہیں تھا۔ اس طرح ہونے کی وجہ سے، مجرم قرار نا قابل برداشت ہے۔

اس کے برعکس، ریاست کے معروف وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے نقطہ نظر کی توثیق کی ہے، جس نے شواہد کا تجزیہ کیا۔ یہ واضح طور پر ایک ایسا معاملہ ہے جہاں دفعہ 201 لاگو ہوتی ہے۔ وی ایل ٹریسا بنام ریاست کیرالہ، [2001] 3 ایس سی سی 549 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے تاکہ یہ دعوی کیا جا سکے کہ چاہے کسی ملزم کو آئی پی سی کی دفعہ 302 سے متعلق جرم سے بری کر دیا گیا ہو، پھر بھی دفعہ 201 کے تحت مجرم قرار جائز ہے۔

دفعہ 201، آئی پی سی حقیقت کے بعد الزامات کا مقدمہ پیش کرتی ہے۔ "" لارڈ ہیل نے کہا، "حقیقت کے بعد ایک لوازمات" ہو سکتا ہے، جہاں کوئی شخص یہ جانتا ہو کہ کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے، تسلی حاصل کرتا ہے یا مجرم کی مدد کرتا ہے۔ (ملاحظہ کریں 1 ڈیل 618)۔ لہذا، ایک لوازمات کو سابقہ بعد از واقعہ بنانے کے لیے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اسے کیے گئے سنگین جرم کے بارے میں معلوم ہو۔ اگلی جگہ، اسے حاصل کرنا، راحت دینا، تسلی دینا، یا اس کی مدد کرنی چاہیے۔ اور، عام طور پر کسی مجرم کو اس کی گرفتاری، مقدمے کی سماعت یا سزا میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے جو بھی مدد دی جاتی ہے، وہ حملہ آور کو معاون بناتی ہے۔ دفعہ 201 جس چیز کا مطالبہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ملزم کا مجرم کی جانچ کرنے کا ارادہ ہونا چاہیے۔ دوسرے الفاظ میں، مجرم کی جانچ پڑتال کا ارادہ ملزم کا بنیادی اور واحد مقصد ہونا چاہیے۔ یہ حقیقت کہ چھپانے کا یہ اثر ہونے کا امکان تھا کافی نہیں ہے، کیونکہ دفعہ 201 ارادے کو محض امکان سے الگ بتاتا ہے۔

دفعہ 201 کسی بھی شخص کو سزا دیتی ہے، جو یہ جانتا ہے کہ کوئی جرم کیا گیا ہے، اس جرم کے ثبوت کو تباہ کرتا ہے یا مجرم کو قانونی سزا سے بچانے کے لیے غلط معلومات دیتا ہے۔ دفعہ 201 کو "انصاف کے راستے کو ناکام بنانے کی کوششوں" کو سزا دینے کے لیے بنایا گیا ہے۔

دفعہ 201 درج ذیل دو قسم کے جرائم سے متعلق ہے:-

(1) جہاں مجرم جرم کے ارتکاب کا ثبوت غائب ہونے کا سبب بنتا ہے۔

(2) جہاں مجرم اس جرم کے حوالے سے کوئی معلومات دیتا ہے جسے وہ جانتا ہے یا جھوٹا مانتا ہے۔

دفعہ 201 کے تحت جرم کے اجزاء یہ ہیں-

(i) یہ کہ کوئی جرم کیا گیا ہے،

(ii) کہ ملزم کو اس طرح کے جرم کے ارتکاب کے بارے میں معلوم تھا یا اس پر یقین کرنے کی وجہ تھی،

(iii) کہ اس طرح کے علم یا عقیدے کے ساتھ وہ

(a) اس جرم کے ارتکاب کا کوئی ثبوت غائب کر دیا، یا

(b) اس جرم سے متعلق کوئی بھی معلومات دی جسے وہ اس وقت جانتا تھا یا غلط مانتا تھا۔

(iv) کہ اس نے مجرم کو قانونی سزا سے چھانٹنے کے ارادے سے جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے ایسا کیا۔

مذکورہ قانونی اصولوں کو حقیقت پسندانہ منظر نامے پر لاگو کرنے پر یہ واضح ہے کہ استغاثہ نے ضروری اجزاء کو قائم نہیں کیا ہے۔ مدعا علیہ ریاست کی طرف سے وی ایل ٹریسا (سوپرا) پر انحصار کرنے والا فیصلہ واقعی اس کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اس قانونی اصول کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم کے حوالے سے بری ہونے کے باوجود، کسی دیئے گئے معاملے میں دفعہ 201 کے تحت مجرم قرار جائز ہے۔ موجودہ معاملے میں اس حقیقت کے علاوہ کہ اپیل کنندہ اے-2 کو آئی پی سی کی دفعہ 302 سے متعلق الزامات سے بری کر دیا گیا ہے، اس کے پاس جرم کے ارتکاب کے علم کو منسوب کرکے دفعہ 201 کے اطلاق میں لانے کے لیے کوئی مواد نہیں ہے۔ مسٹر للت کی طرف سے یہ درست دعوی کیا گیا ہے کہ بنائے گئے الزامات شواہد کو غائب کرنے کے لیے تھے۔ اگرچہ کسی دیئے گئے معاملے میں عیب دار الزام فوجداری ضابطہ اخلاق 1908 کی دفعہ 464 کے لحاظ سے مقدمے کی سماعت کو خراب نہیں کرتا ہے، (مختصر طور پر' کوڈ') جہاں غلطی اہم ہے اور یہاں تک کہ الزامات کا مواد بھی استغاثہ کے ذریعہ قائم کرنے کی کوشش سے بالکل مختلف ہے، اور دوسرے ملزم کے ذریعہ جرم کے ارتکاب کے علم کو منسوب کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں ہے جو ملزم کو بری کرنے کا ایک اضافی عنصر ہو سکتا ہے۔ اپیل

کنندہ ملزم اے-2 کی کسی بھی زاویے سے مجرم قرار کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور اسے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کی اجازت ہے۔ ضمانت کے بانڈ منسوخ کر دیے جاتے ہیں۔

ایم۔ پی

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document